سوال

(31)فتوی رد شرک وبدعت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں ۔ علمائے عاملین ملت بیضاء اسلام ایسے لوگوں کے حق میں جن کے عقائد واعمال حسب ذیل ہوں (ا) انواع اقسام کے مالی وبدنی وقولی شرک کریں جیسے مال وزراعت اور مویشی جانوروں میں اللہ تعالی کا حق فرض ونفل یا منت نذروغیرہ کے طور مقرر کرتے ہیں ۔ ویسے ہی اپنے اموال میں پیروں فقیروں بزرگوں کا حق مقرر کرین چنانچہ ہر سال میں چوروان حضرت پیر کا کریں یا ٹوپے پڑوپیاں اور مٹھیں آدمیوں اور مال مویشی کی نکالیں اور ہر ماہ میں بلاناغہ گیارہویں حضرت پیر کی کریں اور عباس کی کڑاہی تقسیم کریں اور سولے کیسرے باٹیں اور یہ سمجھیں کہ اگران میں قصور کریں تو ہمارے گھر یا مال اولادو غیرہ میں کوئی نہ کوئی نقصان ضرور ہوگا ۔ اوراسی طرح بزرگوں کی خوشی منانے کے لئے اوراپنی حاجات برآنے پر خانقاہوں پر دیگیں چڑھائیں اورکنیاں باٹیں اور جانور بزرگوں کے نام پر ذبح کریں اور سخی سرور کی قندوری تقسیم کریں اور ھاڑی من پکاویں اور کھیتی باڑی کے غلہ برداشت کرتے وقت سٹیاں اور ٹوپے فقیروں اور گنیس اور حضرت پیر کے نکالیں اور تعزیوں اورتابوتوں پر پڑسے مٹھائی باٹیں نشان اور شدے چڑھائیں اور جھنڈے بنائیں اورنام وناموس کے لئے شادیوں اورماتموں پر بیجامال اڑائیں اور خرچ کریں مثلانٹ کنجر بھنڈ مراسی ڈوم پراہیں قوال شرنائی کلھیارے بگھاڑے چھترالے وغیرہ منگتوں پر مال کو برباد کریں اور خواہ کتنا ہی مالدار ہوں ۔ زکوۃ ہرگز نہ دیں ۔ قرضہ ادانہ کریں ۔ بیاج اور سود دیتے رہیں ۔ مسکینوں محتاجوں طالب علموں اورناطہ رشتہ والوں محتاجوں کا حق ادانہ کریں باوجودحج کے مستحق ہونے کے حج نہ کریں سینکڑے روپے نٹوں کنجروں کے تماشہ پر اڑائیں اوراپنے رشتہ دار بھائی مسلمان مقروض دیوالیہ وغیرہ کا قرضہ ادانہ کریں اور قرآن حدیث کے طالب علموں کی روٹی کپڑے تک کی پرواہ نہ کریں ۔ بلکہ روٹی دینے والوں کو یہی روکیں اور ستائیں اور خدااور رسول کے حکم کے موافق نہ خرچ کریں جس طرح طبیعت چاہے ۔ یاجہاں لوگ خوش ہوں فخرو ریا کے طور پر خرچ کریں اور جیسے نمازیا بیت اللہ یا مساجد کے آداب ہیں ۔ ویسے پیروں فقیروں بزرگوں کے ساتھ اوران کے مزاروخانقاہو پر بجالائیں ۔ جیسے پیروں کے جھک کرپاوں پکڑیں قبروں پر جھک کر سلام کریں اور بوسہ دیں اوران کی خاک چاٹیں اورچشمہ پئیں ۔ وہاں سے تحفہ لے آویں اور سفر کر کے حج کی طرح زیارت کو جاویں ۔ اورمدحیں اور ٹھرآں پڑھیں ۔ اور غوث اعظم اور دستگیر اور لگھ داتا اور مشکل کشا وغیرہ نام رکھیں ۔ اور شہنشاہ اور بادشاہ اور سلطان کر کے پکاریں اوران کی نگری مقرر کریں اور چراغ جلائیں خانقاہوں پر بیت اللہ کی طرح غلاف چڑھائیں ۔ اور پابرہنہ طواف کریں اور خانقاہ کے اردگرد حرم بنا کروہاں سے درخت اور لکڑی وغیرہ نہ کاٹیں لیکن اتنا ہے کہ بیت اللہ کے مجاور ہی بیت اللہ کے حرم کی لکڑی غیرہ استعمال نہیں کرتے اور یہ مجاور خانقاہوں والے چاہے ڈوم مراسی وغیرہ ہوں ۔ سب گورستان غیر گورستان کی لکڑیاں خوب استعمال کرتے ہیں اور پیروں کے نام مقرر کریں اوران پر مہری دودھ مکھن جاکر چڑھائیں ۔ اور جب کسی کی شادی ہو تو دلہن یا کڑی کو لے جاکر سجدہ چوکھٹ پر کرائیں اور کچھ نذرانہ اور چڑھاوا بھی دیں اور پیروں کے نام کی لٹیں رکھائیں ۔ بعض جیوں گڈہ اور نتھ کو پہنائیں ۔ اور مزار پر بیت اللہ یا مسجد کی طرح وہاں چوکھنڈی یا گنبد بنالیں یا مکان وغیرہ بنوائیں اور اعتکاف کی صورت بنا کروہاں خانقاہ میں بیٹھیں اور کعبہ کی طرح مجاور بنیں ۔ اوران کا ادب آداب کریں اور مسجد والے مولویوں اور طالب علموں کو جودین الہی سیکھتے سکھانے والے ہیں ان سے لڑیں اور جھگڑیں اور ستائیں اور جیسے جمعہ مبارک کی عید کی خوشی اور پڑھنے پر جمع ہوتے اور خوشیاں کرتے ہیں ۔ ویسے وہ ہر جمعہ شریف کو عورتوں بچوں سمیت خانقاہوں پر حاضر ہوں اور راستے میں ناچیں اور گائیں اور دوڑیں اور تالیاں بجائیں ۔ اور غیر محرم آدمیوں کے ساتھ خوب مل جل کر فحش بکیں ۔ اور خرابی مچائیں اوراس کو ثواب اور اچھا کام سمجھیں اور جو عورت نمازوروزہ کی پابند ہواپنے گھر یا بستی میں رب ورسول کا مسئلہ سنیں تواس کو برا سمجھیں اور ستائیں اور جو عورتیں سنگ سخی سرور پر پرائیوں اور غیر محرموں کے ساتھ چلی جائیں ۔ یا شادیوں وغیرہ رسوم میں گائیں اوراچھلیں کودیں ۔ اور پھکڑ سنائیں اور آمایا اور آبارا اور آیارانجھا اور آبزاپکارپکار کر سنائیں ۔ اس میں غیرت نہ کریں ۔ اور جو عورت قرآن وحدیث کا ترجمہ سنے یا پڑھے اور رب سے ڈرے اس سے غیرت کریں ۔ اور غیر اللہ سے فریادین کریں جیسے اٹھنے بیٹھنے لیٹنے کے وقت یا پیر فقیر یا حسین یا علی یا پنجتن یا دستگیر یا حضرت پیر لقمان حکیم یا پیر استادوغیرہ الفاظ اللہ تعالی کے ذکر کے بجائے کہیں یا خدا کی قسم کے سوا قسم اٹھائیں ۔ بلکہ خدا کی قسم پر اعتبار نہ کریں اور غیر اللہ کی قسم پر اعتبار کریں ۔ جیسے پیر کی قسم یا پنجتن کی قسم

یامیراں کی قسم تیرے سر کی قسم دودھ پتر کی قسم وغیرہ وغیرہ ارالسلام علیکم کی جگہ یا علی مدد اور پیر مولی علی مدد کہیں اور بول چال کے وقت اللہ اور ففیر تیرا بھلا کرے یا اللہ پنجتن تیری مدد کرے یا حضرت پیر، یا حسین تیرا بیرا کدھی لائے یا یعنی پار کرے، یا کھیل کود کے وقت یا علی اللہ کہیں، یا نعرہ کے وقت اللہ اکبر کی بجائے یا حیدر یا علی، یا دمہا بہا وا لحق کا نعرہ ماریں یا تسبیح یا علی پڑھیں یا شاہ مردان شیر یزواں فتی الاعلی یا لاسیف الاذوالفقار پڑھیں یا علی کو سریندے دسدا سکھ لیندے وغیرہ الفاظ کہیں اور قرآن شریف کی تلاوت کی بجائے مرثیہ پڑھیں اور اصحاب ثلاثہ پر سب بجنے کو اچھا سمجھیں اور نماز پڑھ کر قطب کی طرف منہ کرکے صلوۃ غوثیہ پڑھیں ہاتھ جوڑ کر سلام کریں۔ یا قدم چلیں یا حاظر ناظر سمجھ کر غیر اللہ کو پکاریں یا ایسے دورود وظائف پڑھیں۔ جن کا خدا اور سول نے حکم نہیں فرمایا اور پھر ان کو ثواب سمجھیں یہ افعال بجا کر پکے سچے مسلمان سنی کہلوائیں اور زبان سے اپنے تئیں مسلمان مومن محبت پنج تن یا سنی وغیرہ کہلوائیں اور نہ نماز پڑھیں اور اگر پڑھیں بھی تو کبھی پڑھیں اور کبھی نہ پڑھیں اور اگر پڑھنے کے لئے اصرار کیا جائے تو کہیں کہ میاں شیطان نے تھوڑی نمازیں پڑھیں تھیں یا ر رمضان میں پڑھیں گے یا ہم دل کی نمازیں پڑھتے ہیں۔ یا میاں گرمیوں میں پڑھیں گے یا میاں نماز پڑھنا فارغ البال یعنی نکمے کا کام ہے۔ وغیر ہو غیرہ حیلے کریں اور جو نماز کے پابند ہوں ان پر طعن کریں۔ اور نہ روزہ رکھیں اگر رکھیں تو ایک دو رکھ کر بس کر جائیں اور کہیں میاں روزہ رکھنا بھوکا مرنا ہے۔ اور جان کا رکھنا فرض ہے۔ یا میاں روزے رکھنا ملانوں کا کام ہے۔ وغیرہ وغیرہ حیلہ کریں اور نہ زکوۃ دیں اگر دیں بھی تو پوری نہ دیں اور کہیں کہ میاں خدا کوئی بھوکا ہے، ورنہ حج بیت اللہ باوجود استطاعت کے کریں اور جمنے پرنے اور مرنے میں رسم وراوج کی پابندی کرکے نام وناموس کے طور پر بے جا مال اسراف کریں۔ اور شریعت کی باتوں پر حیلے اور طعنے ماریں اور سودی قرضہ اٹھا کر شادی میں خرچ کریں ناٹ نہانڈ آتش بازی وغیرہ کے اکھاڑوں میں لٹائیں اور ویلاں دیں۔ اور گانا مہندی دھول نقارہ سہرے گھڑولی برات وغیرہ رسوم بجالاویں اور عورتیں اور مرد خوب ملیں جلیں اور ناچیں اور گائیں اور فحش بکیں اور جو آدمی ان رسوم سے منع کرے اس کو برا سمجھیں اور مسلمان بھی نہ جانیں اور جھوٹے مقدمے اور جھوٹیاں گواہیاں دیں اور چوری کرنی اور ڈاکہ مارنا اور زنا اور دنگا فساد کرنا اور ذرا ذرا سی بات پر لاٹھیاں چلانا۔ بہادری کا کام سمجھیں اور جو منع کرے یا نہ کرے اس کو بزدل اور نامرد خیال کریں اور اکھاڑوں اور مراسیوں سے اپنے باپ دادوں کی خون ریزیاں سن کر فخر کریں اور تکرار کے وقت کہیں کہ میں فلاں کا بیٹا ہوں جس نے فلاں بادشاہ کی نہ مانی وغیرہ وغیرہ کہہ کر جوش میں آئیں اور طرح طرح کے جرائم شرعی اور سرکار کے مرتکب ہوں۔ کسی کا مال مویشی لوٹ لینا یا ناحق کھا دبا جانا اپنی بڑائی سمجھیں اور خلق اللہ کی عزت برباد کر دینا اور عورتیں نکال لینا اور یتیم لڑکوں اور لڑکیوں کا مال کھا جانا اپنی عورتوں کو معلق چھوڑنا یعنی نہ بسانا اور نہ چھوڑنا اور نہ کھانا پنا اور نہ پوشاک دینا اور بیگانی عورتوں سے بدکاری کرنا اور جھوٹے قصے کہانیاں اور راگ وسرود سننے وغیرہ کو پسند کریں اور اسلام سمجھیں اور قرآن وحدیث کے وعظ ودرس سے بھاگیں اور نفرت کریں۔ میلے اکھاڑوں اور تماشوں اور فحش مجلس میں سب چھوٹے بڑے جمع اور حاظر ہوں اور خدا اور رسول کے احکام ماننے اور سننے سے دور رہیں اور پرہیز کریں۔ اور دھندے دنیاوی میں لگے رہنا اور اسی کی فکر میں پھرنا اور کھانا پنا اور حقہ بڑکانہ اور لیٹ رہنا۔ ڈاڑھی منڈا کر مونچھیں۔ بڑھانا۔ بودی رکھوانا۔ کلابہ پہننا کبھی فرصت ہوئی تو اناب سناب بکواس بک بک کر سن سن کر رات یا دن گزارنا کیا کہیں کھیل کود ہو تو فورا جا حاظر ہونا شعار اسلام سمجھیں نہ چور زانی سے نفرت اور نہ بھنگی پوستی شرابی سے غیرت بزرگوں کو پوجنا ان کا ماننا جانیں اور تابوت بنانا اور پیٹنا اور سہرا مہندی گانا گھڑولی اور علی اکبر واصغر کی شادی وغیرہ سوانگ بنا کر غل مچانا کپڑے پھاڑنا مٹی اڑانا ڈھول نقارہ توتی بجانا شربت پڑے نوش کرنا وغیرہ افعال کو محبت اہل بیت سمجھیں جو مولوی ملاں یا پیران سب افعال شنیعہ سے چشم پوشی کرکے ان کا طرف دار ہو کر آمین بالجہر کرنے والے اور رفع یدین کرنے والے پر اعتراض کرے جو سنت بنی علیہ السلام سمجھ کر اور طریق آئمہ ہدے جان کر عمل کرتا ہے اس کو برا سمجھے اور وہابی کہے مسلمان نہ جانے اور جھگڑنے کو آئے جو ان کاموں کو برا جانے اور ان سے منع کرے اور خدا اور رسول کی اطاعت کی طرف بلائے اس کو منکر اولیا سمجھیں اور ان کے کام پسند کرے اور نہ ان کے ساتھ شامل ہو اس کو مولوی وپیر مرشد سمجھیں وغیرہ زلک۔ کیا یہ لوگ سنت وجماعت میں داخل ہیں یا مقلد امام ابو حنیفہ ہیں یا کسی اور فرقہ کے لوگ ہیں۔ اور ان کا نام ودرجہ شریعت کی رو سے کیا ہے۔ بلینوا لوجروا۔ السائل عبدا لجلیل بلوچ اسلاموی

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اقول۔ بحمد اللہ وحسن توفیقہ جن لوگوں کے اعمال وعقائد سائل نے تحریر کیئے ہیں ایسے ہی لوگوں کی ہدایت کے لیئے اللہ تعالی نے رسول اور کتابیں بھیجیں اور یہی مرقومہ بالا باتیں موجب فتنہ وفساد تھیں جن کی اصلاح رب العالمین نے نبیؑ بھیج کر کی اور انہی باتوں سے لوگ ظلم وتعدی بغاوت وعصیان شرارت وطغیان بغض حسد کے چاہ نیران میں گر رہے تھے کہ پروردگار عالمین نے نبی ﷺ کو بھیج کر اس بلا سے رہائی دلوائی تھی مگر جوں جوں زمانہ خیر القرون یعنی نبی ﷺ اور صحابہ کی برکت وخیر کے زمانہ سے دور ہوتا گیا۔ معروف منکر اور منکر معروف ہوتا گیا آسمانی علم قرآن وحدیث سے لوگ روگردان ہوتے گئے اور آرا واہوا رجال میں پھنستے گئے یہاں تک کہ بری اور فاحش باتوں کو دین سمجھنے لگے۔ اور احسان اور اعمال صالح کو بے دینی خیال کرنے لگے اور سخت دل ہوگئے چنانچہ اللہ تعالی نے فرمایا وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ یعنی یہود ونصاری کی طرح کہ جب انکے نبی اور کتاب کو آئے ہوئے زمانہ دراز گزر گیا تو سخت دل اور بے دین ہوگئے اے امت محمد ﷺ تم ایسے مت ہونا لیکن اللہ تعالی کی بات سچی ہوئی کہ مسلمانوں نے جب رسول اللہ ﷺ اور قرآن شریف کو کچھ مدت گزری تو بے دینی اختیار کی اور قرآن وحدیث کو چھوڑ بیٹھے اور باپ دادے اور پیروں فقیروں اور مولویوں کی تابعداری کرنے لگے اور انہوں نے اصل دین کو بدل دیا اور یہود ونصاری کی طرح کئی فرقے ہوگئے اور شرک اور بدعات میں قناعت کرنے والے بن گئے اور حیوانوں اور مال ومتاع میں لگے خدا اور غیروں کے حصے ٹھہرائے جیسا کہ اللہ نے فرمایا وَجَعَلُوا لِلَّهِ مِمَّا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْأَنْعَامِ نَصِيبًا فَقَالُوا هَٰذَا لِلَّهِ بِزَعْمِهِمْ وَهَٰذَا لِشُرَكَائِنَا یعنی بنائے انہوں نے کھیتوں اور جانوروں میں حصے اللہ تعالی اور شریکوں کے جس طرح کے نام کے مسلمانوں نے اپنے اموال وکھیتوں میں حصے بخرے مندرجہ بالائی السول کے طور پر بنا رکھے ہیں اور یہ سب شرک اور حرام ہیں جسطرح یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم اپنے بزرگوں کو خدا یا خدا کے برابر نہیں سمجھتے بلکہ اللہ تعالی کے پیدا کیئے ہوئے اور بنائے ہوئے جانتے ہیں اور انکی منت نذر حصے بخرے اس لیئے ٹھہراتے ہیں۔ کہ ان کے ملنے سے خدا ملتا ہے اور راضی ہوتا ہے اور خدا نے ان کو سب کچھ اختیار دے رکھا ہے ویسی ہی مکہ کے مشرک کہا کرتے تھے جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ انہوں نے یعنی مشرکین مکہ مثلا ابوجہل وغیرہ نے کہا کہ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ ہم ان کی پرستش نہیں کرتے مگر اسلیئے کہ ہمیں خدا سے ملا دیں اور قریب کر دیں اور یہ ہمارے سفارشی ہیں وغیرہ وغیرہ بس یہ پچھلے مشرک پہلے مشرکوں سے مل گئے کیونکہ اللہ تعالی نے ان کے مضطر ہونیکی حالت کی خبر دی ہے کہ جب دریا وغیرہ سخت بلا میں غرق یا ہلاک ہونے لگتے تھے تو خالص اللہ کو پکارتے تھے اور شرک کرتے تھے اور یہ مشرک حالت اضطرار میں بھی یا بہاو الحق یا حضرت پیر یا مشکل کشا، وغیرہ پکارتے ہیں اور جو نام رکھ رکھ کر مثلا غوث الاعظم دستگیر یا لکھ داتا یا مشکل کشا وغیرہ پکارتے ہیں تو یہ ان ہی إِنْ هِيَ إِلَّا أَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوهَا أَنتُمْ وَآبَاؤُكُم مَّا أَنزَلَ اللَّهُ میں داخل ہیں یعنی یہ نام ان مشرکوں نے اور ان کے باپ دادا نے بغیر دلیل قرآن وحدیث کے گھڑ کر رکھ لیئے ہیں صرف ظن اور اپنی خواہش کی تابعداری کرتے ہیں اس طرح بغیر حکم خدا کے مال خرچ کرنا اسراف کرنیوالے شیطان کے بڑے بھائی ہیں إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ اس طرح اللہ کیساتھ دوسرے کا نام پکارنا شرک ہے اللہ تعالی نے فرمایا فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا اور غیر کی قسم کھانا بھی شرک ہے۔ من حلف بغیر اللہ فقد اشرک رسول اللہ نے فرمایا ہے اور خانقاوں وغیرہ پر یا بزرگوں کے نام سے ذبح کرنا یا خیرات کرنا شرک ہے اور حرام اللہ تعالی نے فرمایا۔ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ یعنی جو چیز سوا اللہ کے دوسرے کے نام پر تعظیم وتقرب اور منت کے طور پر مشہور کیا جائے وہ بھی خنزیر شراب کیطرح ہے حرام ہے اگر عادتا اللہ کا نام لیں بھی تو کچھ فائدہ نہیں جب نیت بگڑی ہوئی ہے تو زبانی بسم اللہ کہنے سے کیا ہے جیسے چوری کا مال حرام چیز بسم اللہ کہنے سے حلال نہیں ہو سکتی ویسی ہی چوروں گیارہویں وغیرہ کا مال حلال نہیں ہو سکتا اور اگر کہیں کہ ہم ان کے واسطے انکی ارواح کو دیتے ہیں تو یہ دھوکا ہے۔ کیونکہ یہ کیا ضرور ہے کہ سال کے بعد ہی چوروں ہی ہو یا گیارویں دودھ ہو مکھن یا لسی وغیرہ نہ ہو یا مقرر کرنا کیسا اور ناغہ نہ کرنا اور پھر اس ارواح کو فرض کی طرح ادا کرنا کیسا بلکہ یہ کھانے پینے والوں کے مکر ہوتے ہیں اگر انکی نیت صفا اور اللہ کی رضا مطلوب ہو تو زکوۃ کیوں نہیں دیتے فقراء ومساکین ویتامی بیوہ گان وغیرہ مستحقین پر مال کیوں صرف نہیں کرتے اور اس طرح نذر اللہ نیاز حسین کہنا بھی شرک ہے اور جو غیر اللہ کے لیئے ذبح کرے وہ ملعون جیسا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فریایا لعن اللہ من ذبح لغیر اللہ اسی طرح ریا وفخر کے طور پر کھانا پکانا یا مال خرچنا شرک اور حرام ہے جیسے لوگ مرنے یا شادیوں میں ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی نیت سے یا لوگوں کی عار اور طعنہ کے ڈر سے کھانے پکاتے اور خرچ کرتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے ایسے طعام کھانے سے جیسے روایت ہے۔ نہی عن طعام المتباذوین ای متعارفین بالفجر واریاء اور اس طرح قبور اور خانقاہوں کے معاملہ جو کچھ درج سوال ہوئے ہیں سب حرام اور شرک ہیں اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لاتقوم الساعۃ متی تلحق قبائل امتی بالمشرکین وان تعبد قبال امتی الاصنام یعنی قیامت نہ ہوگی جب تک میری امت کے قبائل مشرکین سے نہ ملجائینگے اور بتوں کی پوجا نہ کریں گے جیسے تابوت اور خانقاہیں وغیرہ اور فرمایا لاتقوم الساعۃ حتی تفطرت الیات نساء دوس حول من لقایۃ یعنی قیامت نہ ہوگی جبتک کہ دوس قبیلہ کی عورتیں ذی الخلصہ کے گرد طواف نہ کریں گی یعنی چوتڑہ ہلائیں گی جیسے خانقاہوں اور قبروں پر عورتیں مجمع کرتی ہیں اور پھرتی ہیں اور جو شخص پانچوں بنائے اسلام کے نہ بجالائے وہ مسلمان ہی نہیں ہیں اور کھیل تماشا اور فواحش میں پھنسنے والوں کی نسبت فرمان ایزدی ہے الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَهْوًا وَلَعِبًا یعنی کافروں نے اپنا دین کو کھیل تماشا اور لہو لعب ہی بنا رکھا ہے اور دین سے غافل ہو ہوا اور کھانے پینے والے اور پیٹ کے دہندے میں لگنے ولوں کے حق میں فرمایا جو نہ سنیں اور نہ کچھ سمجھیں أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ کہ یہ لوگ چوکھروں سے بھی بدتر ہیں اور جو مولوی ملاں یا پیران افعال کی غیرت کریں اور نہ منع کریں بلکہ ان میں

کھانا پینا کریں اور حق چھپائیں اور انہیں کی طرف داری کریں ۔ ان کی مثال اللہ پاک نے گدھے اور کتے کی طرح فرمائی ہے اور آسمان کے نیچے ان سے زیادہ کوئی بدتر نہیں ہے ایسے ہی لوگوں کو فرمایا ہے وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِينَ الْإِنسِ وَالْجِنِّ اور فرمایا وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِينَ یعنی ایسے ہی شیطان جن وانس اللہ کے رسولوں کے دشمن ہوتے ہیں اور جو قلابہ وغیرہ کو اسلام سمجھیں انکی بابت اللہ تعالی نے فرمایا وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ شیطان نے ان کو برے کام اچھے کر دکھائے الغرض یہ سب افعال واعمال جو سائل نے درج کئے موجب فتنہ وفساد ہیں اور باعث اٹھ جانا امن کا بانے امن کے ہیں اللہ تعالی نے فرمایا ہے ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ یعنی خشکی اور تری میں آدمیوں اور عورتوں کے باعث فساد پھیل گیا اور ایسے ہی لوگوں کی شامت ونحوست سے خلق اللہ ہلاک ہورہی ہے جنھوں نے اللہ تعالی کی نعمتیں بدڈالیں اور آپ بھی اور دوسروں کو بھی ہلاکت میں ڈال دیا چنانچہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے ۔ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَتَ اللَّهِ كُفْرًا وَأَحَلُّوا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ یعنی کیا ان لوگو کو تو نے نہیں دیکھا جنھوں نے اللہ کی نعمت (یعنی قرآن وحدیث یا پابندی شریعت ودین الہی کو کفر یعنی انکار سے بدلدیا اور اپنی قوم کو بھی ہلاکی کے گھر میں اتارا اور ایسے لوگونکے حق میں فرمایا بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ یعنی اللہ تعالی کا غضب لیکر پھرے پس جس طرح یہ لوگ خدا اور رسول کی تعلیم اور دین کے احکام کو چھوڑ کر اپنی خواہشات اور رسم ورواج اور فسق وعصیان میں مبتلا ہوئے اسی طرح اللہ تعالی نے بھی ان پر غضب اتارا کہ کئی قید میں نالاں ہیں اور رکئی گرفتار ہو کر چالان میں اور کئی فراری میں سر گرداں اور کئی قید کے وبال میں پریشان اور کئی حکومت وسیاست کی سختیوں سے حیران ہیں اور یہ سب اللہ تعالی کا غضب ہے جب تک رجوع الی اللہ نہ کریں گے ۔ ان مصیبتوں سے ہر گز رہائی نہ پائیں گے ۔ اور آخر جہنم کی سیر نصیب ہوگی اور ایسے ہی لوگ آمین اور رفع یدین سے چڑھتے ہیں جو خصلت یہود مردود ہے حالانکہ یہ فعل سنت نبی علیہ السلام ہے اور چاروں مذہب میں داخل ہے اور چاروں مذہب کے محقق علمانے ان کو سنت جانا ہے اور کہا ہے اور حضرت کے صحابہ کو برا کہنے والے لوگ رافضی شعیہ ہیں جو زبان نبی علیہ السلام سے ملعون ہوچکے ہیں اور فرمایا قیامت کی نشانیوں سے یہ بھی ایک نشانی ہے کہ آخر اس امت اول اس امت کو گالیاں دے گی اور طعن کرے گی جیسا کہ ظاہر ہے تیجہ ۔ پس یہ لوگ مشرک بدعتی رافضی اسلام سے نکلنے والے فساق وفجار ہیں ان کا نہ کوئی مذہب ہے اور نہ طریقہ بلکہ نیکوں کے نام کو بدنام کرنے والے اور جو انکی طرفداری کرے وہ نہ مولوی ہے اور نہ پیر ہے بلکہ خناس اور شریر ہے اور یہی لوگ نظام میں خلل اور فساڈلنے والے ہیں ۔

سودہ العاجزاحقر العبید ۔ ابو عبدالمجید عبدالحمید بدھوانوی ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمائے حدیث

جلد10ص56-65

محدث فتویٰ